C.P.L 61

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 31 جولائی 2001ء 9 جمادی الاول 1422 ہجری - 31 وفا 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 171

یہ اللہ کی رحمت ہے

حضرت اسامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نواسہ عالم نزع میں تھا- اس کی حالت دیکھ کر حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے- اس پر حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا؟ آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھی ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے-

(صحیح بخاری کتاب التوحید باب ادعو اللّٰہ حدیث نمبر 6829)

کسی پر ظلم نہ کرنا اور بے شر انسان ہونا صفت رحمانیت کا تقاضا ہے

رحمٰن خدا حد سے زیادہ مغفرت کرنے والا اور بے انتہا رحم کرنے والا ہے

اللہ تعالیٰ گزشتہ رحمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رحمٰن ہے اور آئندہ ملنے والی رحمت کے حوالے سے رحیم ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27- جولائی 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 27 جولائی 2001ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کی تشریح کا سلسلہ جاری رکھا- حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور انگریزی، عربی، بنگالی، فرانسیسی، ڈچ، بوسنین اور ترکی زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا-

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الفرقان کی 61 ویں آیت تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا اس آیت میں رحمٰن کو سجدہ کرنے کے بارے میں اس لئے فرمایا گیا ہے کہ رحمٰن حد سے زیادہ مغفرت کرنے والا ہے اور بے انتہا رحم کرنے والا ہے اس لئے اگر تم اپنی غلطیوں اور ظلموں کے باوجود رحمٰن کو سجدہ کرو گے تو تمہاری کوتاہیوں سے پردہ پوشی فرمائے گا- حضور انور نے حضرت علامہ فخر الدین رازی کا اس سلسلہ میں ایک اقتباس پڑھ کر سنایا وہ فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں دو قسم کی ہیں' ایک سابقہ اور دوسری جو آئندہ ملے گی' سابقہ رحمت کے ساتھ اس نے مخلوق کو پیدا کیا یعنی جب کوئی بھی مانگنے والا نہیں تھا اس وقت اس نے عطا کیا اور ان کی آئندہ کی تمام ضرورتیں وقتاً فوقتاً عطا فرماتا چلا گیا اور پھر مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اس نے مخلوق کو رزق اور ذہانت عطا کی' پس اللہ تعالیٰ گزشتہ رحمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رحمٰن ہے اور آئندہ ملنے والی رحمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رحیم ہے-

حضور انور نے سورۃ الفرقان آیت نمبر 64 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا رحمٰن کا فروتنی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ حضرت مسیح موعود اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں- رحمانیت کی صفت میں شامل ہے کہ کسی دوسرے کو ظلم کی راہ سے آزار نہ پہنچانا' اور بے شر انسان ہونا اور صلح کاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا' پس رحمانیت کی اس صفت کے نتیجے میں صلح کاری حاصل ہوتی ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں- رحمٰن کے فرمانبردار بندے

باقی صفحہ 7 پر

ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات مورخہ 13 مارچ 2001ء سے ایشیا کے لئے ڈیجیٹل فارمیٹ (Digitalformat) پر شروع ہو چکی ہیں- موجودہ اینالاگ Analog سسٹم دسمبر 2001ء تک نئے سسٹم کے متوازی کام کرتا رہے گا-

اس لئے اب احباب کے پاس نئے سسٹم میں جانے کے لئے تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے- اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ جلد از جلد اپنے اینالاگ سسٹم کو ڈیجیٹل سسٹم سے تبدیل فرمالیں- اور اگر ممکن ہو سکے تو جلسہ جرمنی (24 تا 26 اگست 2001ء) سے پہلے پہلے یہ تبدیلی کر لیں تو بہتر ریسیپشن کے ساتھ Live جلسہ کا حظ اٹھا سکیں گے-

ڈیجیٹل فارمیٹ (Digitalformat) کی تفصیل حسب ذیل ہے-

MTA International (Digital)

Sattelite:
Asia Sat-2 100.5Deg.East.
LNB : C Band
Transponder: 1-A
Down Link Frequency:
36.60 GHz/3660MHz
Local Frequency: 05150
Polarity : Vertical
Symbolrate: 27500
PID : Auto (for receivers having a facility of auto setting of PID)
PID setting if data is fed manually:
Video PID 0514 Audio PID 0652
PCR 8190
FEC: 3/4
Dish Size: 2Meters/6-Feet (Solid)

جو احباب نیا سسٹم لگوانا چاہتے ہیں وہ ڈیجیٹل سسٹم ہی خریدیں- اور جو احباب اینالاگ سسٹم استعمال کر رہے ہیں ان کو صرف ڈیجیٹل ریسیور ہی خریدنا پڑے گا- جبکہ ڈش اور C-Band LNB اینالاگ سسٹم والی ہی کام آ جائے گی-

ایم ٹی اے پاکستان کے تجربہ کے مطابق Echostar DSB-1100 سیٹلائٹ ریسیور کافی بہتر ہے- تاہم احباب اپنی سہولت اور توفیق کے مطابق مقامی مارکیٹ اور اپنے الیکٹرانکس ڈیلر سے مشورہ کرنے کے بعد ریسیور خریدیں- سیٹلائٹ ریسیور کو ٹیون (Tune) کرنا قدرے مشکل ہے لیکن اس بارے میں جملہ معلومات ریسیور کے ساتھ ملنے والے مینوئل میں درج ہوتی ہیں- اگر اس کے باوجود بھی کوئی مسئلہ ہو تو جس ڈیلر سے ریسیور خریدا گیا ہے اس سے رابطہ کریں اگر پھر بھی کوئی مشکل پیش آئے تو ایم ٹی اے پاکستان کے دفتر سے رابطہ کریں یہ دفتر صبح 00-7 بجے

باقی صفحہ 7 پر

فیصل آباد کے ایک مخلص اور فدائی احمدی بزرگ

محترم شیخ نذیر احمد صاحب راہ مولا میں قربان کر دیئے گئے

احباب جماعت کو نہایت دکھ اور افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ فیصل آباد کے 78 سالہ مخلص احمدی بزرگ محترم شیخ نذیر احمد صاحب کو مورخہ 28 جولائی 2001ء بروز ہفتہ صبح پونے آٹھ بجے ان کی رہائش گاہ پر فائرنگ کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا-

28 جولائی کی صبح پونے آٹھ بجے محترم شیخ صاحب کی رہائش گاہ واقع خیابان کالونی نمبر 2 (مدینہ ٹاؤن) فیصل آباد کے دروازہ کی گھنٹی بجی' ایک نوعمر ملازم نے دروازہ کھولا تو دروازے پر کھڑے شخص نے کہا کہ کسی بڑے کو باہر بھیجو- چنانچہ ملازم کے پیغام پر محترم شیخ نذیر احمد صاحب دروازہ پر پہنچے اور تھوڑا سا دروازہ کھولا ہی تھا کہ ملزم نے آپ پر یکے بعد دیگرے دو فائر کر دیئے-

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے صفاتِ الٰہیہ کے مضمون کے بیان سے آپ کو قرآن کریم کے کئی معارف معلوم ہوتے چلے جائیں گے

مختلف آیاتِ قرآنیہ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیم کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

(حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں موصول ہونے والی ڈاک کے تعلق میں دو اہم نصائح)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 18 مئی 2001ء بمطابق 18 ہجرت 1380 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورۃ توبہ کی آیات 26، 27 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

صفات باری تعالیٰ کا جو مضمون میں نے شروع کر رکھا ہے یہ تو ایک ناپیدا کنار سمندر ہے اور صفات کے ادلنے بدلنے کے ساتھ ساتھ، کن صفات کو پہلے لایا جاتا ہے پھر کن کو بعد میں لایا جاتا ہے یہ ایک بہت گہرا مضمون ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے گا۔ یعنی ہم ختم کرنا نہ بھی چاہیں گے انشاء اللہ لیکن یہ مضمون ختم کرنے کی انسان میں استطاعت نہیں ہے۔ لیکن یہ مجھے خوشی ہے کہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا تھا کہ خلیفہ کا اصل کام تو قرآن سکھانا ہے اور قرآن کا درس دینا ہے۔ پیچھے مجھے بیماری کی وجہ سے درس دینے کی توفیق نہیں ملی تھی اب اس مضمون کے ساتھ ساتھ مجھے کچھ نہ کچھ درس کی توفیق عطا ہوتی جا رہی ہے۔ یہ ایک قسم کا جسے کہتے ہیں Mini درس ہے لیکن اس کے حوالہ سے آپ کو قرآن کریم کے بہت سے مضامین اور بہت سے مسائل معلوم ہوتے چلے جائیں گے۔

اس آیت کریمہ میں جو میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے، پھر اس نے رسول اور مومنین کے دلوں میں سکینت اتاری اور تمہارے لئے ایسے لشکر اتارے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے۔ اور کافروں کو عذاب دیا۔ یہاں جو رسول کے اوپر لشکر اتارے جاتے ہیں یا جن کے رعب سے دشمنوں پر ہیبت طاری ہوتی ہے وہ مومنوں کو دکھائی نہیں دیتے لیکن ان کا اثر دکھائی دے دیتا ہے۔ کوئی چیز اپنے اثر سے پہچانی جاتی ہے ورنہ کہا جا سکتا تھا کہ یونہی ایک دعویٰ کر دیا گیا ہے حالانکہ جتنے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غیروں کے ساتھ غزوات ہوئے ہیں ان میں یہ چیز نمایاں تھی کہ غیر بے حد مرعوب ہو گیا تھا۔ کیوں ہوا تھا کسی کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر مرعوب ہونا دکھائی دے رہا تھا تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم کا کلام اپنی بات پر کتنا حاوی ہے کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہیں مل سکتا کہ یونہی گپ ماردی گئی ہے' کہہ دیا گیا ہے کہ لشکر اتارے' دکھائی نہیں دیتے۔ کس کو دکھائی دے سکتے تھے' کیونکہ فرشتوں کے لشکر تو لاتعداد ہیں اور دکھائی دے سکتے ہی نہیں بلکہ اثر دکھائی دیتا ہے اور خدا تعالیٰ دکھائی نہیں دیتا۔ اس نے جو کائنات پیدا کی' جو اثرات رکھے وہ دکھائی دیتے ہیں۔ تو جو دیکھتا ہے اس کو دیکھ کر وہ جو نہیں دکھائی دیا تھا وہ اس پر یقین ہو جانا چاہئے۔ پس اس پہلو سے قرآن کریم یہ فرما رہا ہے کہ وہ لشکر تھا اور اس کے نتیجہ میں ایک اور بات تم دیکھ رہے تھے کہ دشمن جو کفر کرنے والے تھے ان پر عذاب نازل ہو رہا تھا۔ تمہارے ہاتھوں بھی مارے جا رہے تھے اور ان لشکروں کے رعب سے بھی مارے جا رہے اور کافروں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتے ہوئے اس پر جھکا جس کو اس نے پسند فرمایا کہ یہ اس لائق ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پھر ایک اور جگہ قرآن کریم ان لوگوں کو مجبور سمجھتا ہے جو کسی بیماری کی وجہ سے کسی غزوہ میں شریک نہیں ہو سکے یا بیماری کی وجہ سے ویسے سرّیوں پر نہ جا سکے۔ فرماتا ہے کہ نہ کمزوروں پر حرج ہے' نہ مریضوں پر اور نہ ان لوگوں پر جو اپنے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں جو دور کے سفر درپیش ہوتے تھے ان میں کچھ مال بھی خرچ کرنا پڑتا تھا کیونکہ بعض سفر ایسے تھے کہ سواری کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ تو ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا لیکن جب تو نے وہ قبول نہ کیا تو اس حال میں لوٹے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اب یہ شان صحابہ کی شان کے سوا اور کسے نصیب ہو سکتی ہے۔ جان دینے گئے' جان نہ لی گئی اور اس پر روتے ہوئے واپس چلے گئے۔ تو یہ وہ خاص صحابہ کی شان ہے جو دنیا میں کبھی کسی رسول کے صحابہ کو نصیب نہیں ہوئی۔

(-) مگر شرط یہ ہے کہ ان کا دین اللہ اور رسول کے لئے خالص ہو' ان کی نیتیں ٹھیک ہوں۔ جو احسان کرنے والے ہیں ان کے خلاف تم کوئی راہ نہیں پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

(سورۃ التوبہ آیت 91)

پھر اعراب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (التوبہ: 99) اعراب کے متعلق جیسا کہ بعض دوسری آیات سے پتہ چلتا ہے بار بار ذکر آیا ہے کہ ان میں منافقین بہت تھے مگر قرآن کریم بہت انصاف سے کام لیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اعراب میں بھی ایسے لوگ ہیں جن میں کوئی نفاق نہیں ہے۔ وہ تہ دل سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں اور (-) اور خرچ کرتا ہے' یعنی وہ اعرابی لوگ اللہ کے رستہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کے لئے (وصلوٰت الرسول) اور رسول کی طرف سے سلام حاصل کرنے کے لئے خبردار' سنو! یقیناً ان کی یہ قربانیاں ان کے لئے قربت کا نشان ہوں گی' قربت کی وجہ بنیں گی۔ اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا کہ اللہ تو بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

پھر ایک اور سورۃ التوبہ کی آیت ہے نمبر 104' اس میں فرمایا ہے کیا انہوں نے معلوم نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے سچی توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ (عن عبادہ) میں یہ بات ظاہر ہوگئی کہ جو شیطان کے بندے ہوتے ہیں وہ جھوٹے منہ سے توبہ کریں بھی تو توبہ قبول نہیں ہوتی۔ (عن عبادہ) اپنے بندوں سے تو وہ توبہ ضرور قبول کرتا ہے اور صدقات لے لیتا ہے۔ اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ صدقات جو اللہ تعالیٰ لیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کو تو نہیں ملتے' یہ اللہ کے بندوں کو ملتے ہیں اور اللہ کے بندوں کو جو اللہ کی خاطر صدقات دیئے جائیں وہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔ جو اپنے نفس کی خاطر' اپنے نفس کی بڑائی کی خاطر یا کسی اور وجہ سے صدقات دیئے جائیں وہ ضائع چلے جاتے ہیں۔ نہ اللہ کو ملتے ہیں نہ اس کے کسی شریک کو۔ مگر جو خدا کی خاطر صدقے دیئے جاتے ہیں وہی دنیا میں غریبوں کو ہی ملتے ہیں اور اللہ کو براہ راست آپ کچھ بھی عطا نہیں کرسکتے کیونکہ وہ غنی کریم ہے' ہر چیز سے بہت مستغنی ہے اور اس کو کسی انسانی مال و دولت کی ضرورت نہیں۔

پھر فرمایا سورۃ التوبہ آیت 101' 102 میں اور جو تمہارے ماحول میں اعرابیوں میں سے منافقین ہیں اور مدینہ والوں میں سے بھی' صرف یہ نہیں' منافق اعرابیوں میں بھی ملتے ہیں یعنی بدوؤں میں بلکہ مدینہ میں بھی کثرت سے منافقین ہیں جو دن رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے اور خاص طور پر یہودی ان میں سب سے پیش پیش تھے۔ فرمایا وہ نفاق پر جم چکے ہیں۔ (مَـردوا) کا یہ مطلب ہے۔ تو انہیں نہیں جانتا ہم انہیں جانتے ہیں ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے۔ پھر وہ عذاب عظیم کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ ان کو دو دفعہ کیسے عذاب دیا گیا ہے۔ ایک دفعہ تو یہ عذاب دیا گیا کہ انہوں نے جب مدینہ پر حملہ کیا تھا تو مسلمانوں کے ہاتھوں انہیں ہمیشہ زک پہنچی اور کبھی بھی ان کو توفیق نہ ملی کہ مسلمانوں پر کامیاب حملے کرسکیں۔ ہر حملہ کے نتیجہ میں ان کو زک پہنچی اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وہ آندھی چلائی گئی جو غیر معمولی آندھی تھی اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اسی دنیا میں ان کو دوسرا عذاب ملا۔ اسی طرح یہود جو مدینہ سے نکالے گئے ان کو ایک عذاب یہ ملا اور پھر جب شرارتیں انہوں نے جاری رکھیں تو ان کے اس وطن میں جہاں انہوں نے پناہ لی تھی وہاں مسلمانوں کو فتح عظیم عطا فرمائی اور ان کو پھر دوہری سزا ملی۔ تو یہ دو عذاب تو دنیا کے تھے اور ایک آخرت کا عذاب جو بہت بڑا ہوگا وہ اس کے علاوہ ہے۔

لیکن اس کے باوجود کچھ دوسرے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا' اب ان سب لوگوں میں سے جنہوں نے شرارتیں بھی کیں' کفر کئے' بہت بار بار ظلم کئے۔ پھر کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیا۔ انہوں نے اچھے اعمال اور دوسرے بد اعمال ملا جلا دیئے' کچھ اچھے اعمال تھے کچھ برے اعمال تھے دونوں ان سے سرزد ہوئے۔ بعید نہیں کہ اللہ ان پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکے۔ اب بعید نہیں سے مراد یہ ہے کہ ان کی سب کی توبہ ضرور قبول نہیں ہوگی۔ اللہ ان کے دلوں کو دیکھے گا اور ان کے حالات کو دیکھے گا۔ اگر وہ اس لائق ہوئے کہ ان کی توبہ قبول کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے گا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت امام بخاری اپنی کتاب صحیح بخاری میں سورۃ التوبہ کی اس آیت کریمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ آج رات دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے جگایا۔ ہم ایک شہر میں پہنچے جو سونے کی اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ وہاں ہمیں بعض ایسے لوگ ملے جن کے بدن کا ایک حصہ تو نہایت خوبصورت تھا اور ایک حصہ نہایت بدصورت۔ یعنی (خلطوا اعمالھم) انہوں نے اپنے اعمال ملا جلا دیئے تھے۔ فرشتوں نے ان سے کہا کہ فلاں نہر میں داخل ہو جاؤ۔ وہ اس میں داخل ہو گئے اور پھر جب واپس ہمارے پاس آئے تو ان کی بدصورتی دور ہو چکی تھی۔ اب یہ نہر استغفار اور توبہ کی نہر ہے۔ ان کو فرشتوں نے حکم دیا کہ تم توبہ اور استغفار کے پانی سے نہاؤ اور یہ ایسا غسل ہے جس کے نتیجہ میں تمہاری برائیاں اور بدصورتیاں دور ہو جائیں گی۔ فرمایا وہ بہت خوبصورت ہو چکے تھے۔ فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے۔ ان لوگوں کی جنت کو جنت عدن نہیں کہا گیا جس کی توبہ قبول ہوئی تھی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جس جنت میں اللہ تعالیٰ نے رکھنا تھا' جس کی خوشخبری دی گئی تھی اس کے متعلق فرمایا۔ چنانچہ اس کے ساتھ ہی فرمایا اور یہیں آپ کا گھر ہے۔

ترجمہ کرنے والے جب خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتا ہے تو وہاں آپ کا لفظ استعمال کرلیتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔ یہ خدا کی شان ہے۔ وہ یہ کہتا ہے اور یہیں تیرا گھر ہے اے محمد! اور یہ بہت زیادہ پیار کا اظہار ہے بہ نسبت آپ کہنا۔ اور وہ لوگ جن کا آدھا بدن خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا' وہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے اچھے اعمال اور برے اعمال کو باہم ملا جلا دیا تھا تاہم اللہ تعالیٰ نے ان سے صرف نظر فرمایا۔

سورۃ التوبہ ہی کی 117 آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اب یہ وہ آیت ہے جہاں (غفور رحیم) کی بجائے (رؤف رحیم) فرمایا گیا ہے۔ اور اس میں بھی حکمت ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے یقیناً اللہ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جنہوں نے تنگی کے وقت اس کی پیروی کی تھی۔ پس جنہوں نے تنگی کے وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا اور پیروی کی ان کے لئے (غفور رحیم) نہیں فرمایا (رؤف رحیم) فرمایا۔ ان سے تو اللہ تعالیٰ بہت پیار کرتا ہے' بہت ہی رأفت کا سلوک فرمائے گا۔

(-) عسرۃ کو انہوں نے قبول کیا باوجود اس کے کہ ان میں سے بعض لوگوں کے دل ٹیڑھے ہونے پر تیار بیٹھے تھے۔ بہت سخت ابتلاء تھا اور خطرہ تھا کہ بعض لوگ اس ابتلاء کا شکار ہو جائیں گے اس کے باوجود (ثم تاب علیھم) پھر بھی اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرتے ہوئے ان کے استغفار کو قبول فرمالیا۔ توبہ کرتے ہوئے ان پر جھکا وہ ایسے لوگوں پر جنہوں نے سختیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا تھا بہت ہی رأفت فرمانے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ایک اور آیت سورۃ توبہ آیت 118 ہے اور ان تینوں پر بھی اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جو ایک غزوہ میں پیچھے رہ گئے تھے' جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے۔ (خلفوا) کا مطلب ہے پیچھے چھوڑ دیئے گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی اور ان کی جانیں تنگی محسوس کرنے لگیں اور انہوں نے گمان کیا کہ اللہ سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں مگر پھر اسی کی طرف۔ وہ ان پر قبولیت کی طرف مائل ہوتے ہوئے جھک گیا تا کہ وہ توبہ کرسکیں۔ یقیناً اللہ ہی بار بار توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اس واقعہ کی تفصیل جو سورۃ التوبہ میں یہ اشارہ ملتا ہے وہ تین لوگ کون تھے' کیا واقعہ ہوا تھا۔ اس کی تفصیل میں حضرت امام بخاری کی ایک حدیث درج کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کعب بن مالک سے ''وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا'' والے واقعہ کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری توبہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی خاطر صدقہ کردوں۔ یعنی توبہ کی شرائط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہیں رکھی تھیں' انہوں نے اپنے اوپر یہ شرائط فرض کرلی تھیں اور عرض کیا تھا کہ میں نے اپنے اوپر توبہ کرتے ہوئے یہ شرط بھی لگالی ہے کہ میں اپنا سارا مال صدقہ کردوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ' یہ تیرے لئے بہتر ہے۔

اب یہ جو مضمون ہے اس کے متعلق آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ سوائے چند استثنائی واقعات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کسی سے 1/3 سے زیادہ قبول نہیں کیا کرتے تھے۔ ایک حضرت ابوبکرؓ کا ذکر آتا ہے کہ ان سے سارا مال قبول فرمالیا۔ ایک حضرت عمرؓ کا ذکر آتا ہے کہ ان سے آدھا مال قبول فرمالیا' اس کے سوا باقی سب لوگوں سے پورا مال ان کے گھر کا وصول نہیں کیا کرتے تھے۔ اور یہ بھی ایک وصیت کی شرط ہے کہ 1/3 سے زیادہ وصیت

نہیں ہوسکتی- پس خدا کی راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی طریق تھا کہ 1/3 مال سے زیادہ نہیں لیا کرتے تھے- کسی نے اپنے اوپر شرط بھی لگا لی جو ایک قسم کا عہد ہے- پھر بھی فرماتے ہیں کہ نہیں تم اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے رکھا کرو اور ایک موقع پر فرمایا یہ بہتر ہے ایک شخص کے لئے کہ یہ تیری بیوی بچے بھوکے نہ مریں ان کا حق پورا ادا کرو- اگر نہیں کرو گے تو اس سے خرابیاں پھیلیں گی اور وہ خرابیاں آج تک دنیا میں اسی وجہ سے بعض شریروں کے بہکانے کی وجہ سے بچوں میں پھیل جاتی ہیں-

کئی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے وصیتیں کیں' 1/3 خدا کی راہ میں خرچ کیا تو ان کی بدقسمت بیویوں نے اپنے بچوں کو بہکایا کہ دیکھو سارا مال تو یہ اپنے مرکز قادیان کو بھیج دیتا ہے- یہ تو انہوں نے نہیں کہا کہ اللہ اور رسول کے لئے بھیجتا ہے مگر بہکاتے وقت یہ کہا کہ اپنے مرکز قادیان کو بھیج دیتا ہے- تم لوگوں کو کچھ بھی نہیں ملتا- پھر وہ بچوں کو سکھایا کرتی تھیں- یہ ایسے واقعات ہیں جن کا میں خود گواہ ہوں' ان کے بعض بڑے ہوئے بچوں نے مجھ سے خود ذکر کیا کہ اس طرح ہمیں ہماری ماں نے ہمارے باپوں کے خلاف کیا- ہم سے مطالبے کرواتی تھیں کہ اپنے باپ سے کہو ہمیں ایک سائیکل لے دو' ایک موٹر لے دو' ایک موٹر سائیکل لے دو وغیرہ' جو اس کی استطاعت میں ویسے بھی نہیں تھا جو جب یہ کہتا کہ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا' سادگی سے زندگی گزارو تو وہ ان کو کہا کرتی تھیں دیکھ لیا یہ سارے پیسے تو قادیان بھیج دیتا ہے تم بیچاروں کے لئے کیا رکھا ہے-

تو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسی لئے سب مال نہیں لیا کرتے تھے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ اس مال پر تمہاری بیویوں' بچوں کا حق ہے وہ ادا کرو اور پھر جو بچ جائے اس میں سے 1/3 سے زیادہ میں قبول نہیں کروں گا' 1/3 ہی کافی ہے- مگر جو شریر ہوتے ہیں وہ 1/3 کے اوپر بھی اعتراض کردیتے ہیں- آج کل بھی شاید ہوتے ہوں لیکن میں پہلے زمانہ کی بات کررہا ہوں جب میں دورے کیا کرتا تھا' ایسے لوگوں سے میں نے خود ملاقات کی' خود حالات دریافت کئے' ہر جگہ ایسے دوست نظر آئے جن کی ماؤں نے ان کو تباہ کیا-

ایک سورۃ ھود کی آیت ہے اب یہ سورۃ التوبہ ختم ہوئی اور سورۃ ھود کی آیت 41`42 ہیں- یہاں حضرت نوحؑ کے واقعہ کا ذکر فرمایا گیا ہے جب تنور خوب زور سے اچھل پڑا- یہاں تک کہ جب خدا تعالیٰ کا وعدہ آگیا' اس کا امر آگیا' اس کی تقدیر ظاہر ہوگئی اور تنور ابل پڑا یعنی زمین سے بھی بڑے زور سے چشمے پھوٹ پڑے- ہم نے کہا کہ ہر جانور کا جوڑا اس میں رکھ لو' دو دو جوڑے اور اپنے اہل کو' سوائے اس کے جس کے خلاف ہمارا فیصلہ صادر ہوچکا ہے- اور ان کو بھی رکھ لو خواہ تیرے ظاہری اہل سے نہ ہوں جو ایمان لے آئے ہوں-

اب یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا جہان کے جانوروں کے جوڑے اس میں رکھے گئے تھے' یہ بالکل ایک (غلط) خیال ہے- یہ بعض (-) اپنی طرف سے یہ بات پیش کرتے ہیں کہ سانپ' بچھو' چیتے' شیر' ہر قسم کے جانور بھیڑیے وغیرہ ہر قسم کے جانوروں کے جوڑے وہاں رکھ لئے گئے تھے- اگر سب قسم کے جانوروں کے جوڑے وہاں رکھے جاتے تو وہ کشتی تو کئی ہزار میل لمبی ہونی چاہئے تھی لیکن وہ عام سائز کی کشتی تھی- اس سے مراد یہ تھی کہ جن جوڑوں کی تمہیں ضرورت پڑ سکتی ہے یعنی کھانے پینے کے سامان کے لئے کچھ گائیں بھینسیں کچھ بھیڑیں رکھ لو- اسی طرح پرندوں کے بعض جوڑے رکھ لو کیونکہ بعض پرندوں نے بھی ان کے کام آنا تھا تو جب یہ سب ہوگیا اور وہ جوڑے اندر کشتی میں رکھ لئے گئے-

کہا اب اس میں بیٹھ جاؤ اللہ کا نام لے کر- اللہ ہی کے نام سے یہ کشتی چلتی ہے' اس کشتی کا چلنا ہے اور اس کا ٹھہرنا ہے قرار پکڑنا ہے یقیناً میرا رب بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے-

پھر سورۃ ھود کی آیت نمبر 91 ہے تم استغفار کرو اپنے رب کے حضور پھر توبہ کرتے ہوئے اس کی طرف جھکو یہاں رحیم پہلے آیا ہے اور ودود بعد میں- یقیناً اللہ تعالیٰ بار بار رحم فرمانے والا اور بہت ہی پیار کرنے والا ہے- تو یہاں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ حضرت ھود کے ساتھ تھے اور بہت قربانی کرکے انہوں نے حضرت ھود کا ساتھ دیا تھا اور قوم نے ان کو نیچا دیکھا اور جھٹلایا اور بہت ہی ذلیل سمجھا- تو بظاہر وہ ذلیل آدمی (مگر) خدا سے محبت کرنے والے تھے اور خدا کی محبت پانے والے تھے- اس لئے یہاں صرف رحیم نہیں فرمایا بلکہ ودود بھی فرمایا ہے-

اب اس کے بعد ایک آیت ہے سورۂ یوسف آیت 54 حضرت یوسف نے جب اپنی پوری پاکیزگی دکھائی' ہر برے فعل سے اجتناب کیا اور خدا کی خاطر جیل میں جانا بھی قبول کرلیا اس کے باوجود یہ کہا میں اپنے نفس کو بری الذمہ قرار نہیں دیتا- جو کچھ بھی ہوا ہے اللہ کے رحم اور اس کے فضل کے نتیجہ میں ہوا ہے- میں بھی تو ایک نفس رکھتا ہوں جو بری باتوں کا بہت زور سے اور بار بار حکم دیتا ہے مگر جس پر اللہ رحم فرمائے اس کو اس کا نفس کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا- فرمایا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا تھا اس کے نتیجہ میں میں ان برائیوں سے بچا ہوں- یقیناً میرا رب بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے-

اب سورۃ یوسف کی آیت 54 کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"یہ طوفان جو نفسانی خواہشات کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے یہ نہایت سخت اور دیرپا طوفان ہے جو کسی طرح بجز رحم خداوندی کے دور ہو ہی نہیں سکتا اور جس طرح جسمانی وجود کے تمام اعضاء میں سے ہڈی نہایت سخت ہے اور اس کی عمر بھی بہت لمبی ہے اسی طرح اس طوفان کے دور کرنے والی قوت ایمانی نہایت سخت اور عمر بھی لمبی رکھتی ہے تا ایسے دشمن کا دیر تک مقابلہ کرکے پامال کرسکے اور وہ بھی خدا تعالیٰ کے رحم سے"- یعنی خدا تعالیٰ جو توفیق دیتا ہے کہ انسان مضبوطی کے ساتھ راہ حق پر قائم ہوجائے اور اپنے نفس کو شکست دے دے (الا ما رحم ربی) جیسا کہ حضرت یوسف نے فرمایا تھا مگر وہ جس پر اللہ رحم کرے- فرمایا "وہ بھی خدا تعالیٰ کے رحم سے کیونکہ شہوات نفسانیہ کا طوفان ایک ایسا ہولناک اور پرآشوب طوفان ہے کہ بجز خاص رحم حضرت احدیت کے فرو نہیں ہوسکتا"- یعنی انسانی نفس کے جذبات اور شہوات خواہ کسی چیز کے لئے ہوں دنیا کی حرص کے لئے یا جذبات شیطانی کے نتیجہ میں جو بھی صورت ہو وہ طوفان بہت خوفناک ہوتا ہے-

حضرت نوح کا طوفان تو ایک ظاہری طوفان تھا- یہ باطن کا طوفان جو ہے اس سے بچ نکلنا اور اس میں نہ ڈوبنا سوائے اللہ کے رحم کے ممکن نہیں ہے- "اسی وجہ سے حضرت یوسف کو کہنا پڑا (وما ابرئ نفسی) (-) حضرت یوسف کو بھی تو یہ کہنا پڑا تھا کہ میں اپنے نفس کو بری الذمہ نہیں کرتا (-) نفس تو یقیناً بار بار اور بڑی شدت سے برائیوں کا حکم دیتا ہے- (-) سوائے اس کے کہ میرا رب جس پر رحم فرمائے- تو دوسروں کے لئے ایک نمونہ قائم فرمادیا کہ مجھے دیکھو مجھ پر بھی تو اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا تھا- پس تم بھی خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو' وہ تم پر بھی رحم فرما سکتا ہے-

"نفس نہایت درجہ بدی کا حکم دینے والا ہے اور اس کے حملہ سے مخلصی غیر ممکن ہے مگر یہ کہ خود خدا تعالیٰ رحم فرمائے- اس آیت میں جیسا کہ فقرہ (الا ما رحم ربی) ہے طوفان نوح کے ذکر کے وقت بھی اسی کے مشابہ الفاظ ہیں"- اس لئے میں نے طوفان نوح کا جو ذکر کیا تھا وہ حضرت مسیح موعود ہی فرمارہے ہیں کہ طوفان نوح کے ذکر میں بھی (من رحم ربی) والی بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی تھی کیونکہ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) آج کے دن اس طوفان سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا اللہ کی تقدیر سے ہاں مگر وہ جس پر خود خدا تعالیٰ رحم فرمائے وہ خود اپنی تقدیر سے لوگوں کو بچا سکتا ہے- پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ طوفان شہوات نفسانیہ اپنی عظمت اور ہیبت میں نوح کے طوفان سے مشابہ ہے"-

سورۃ یوسف کی دو آیات ہیں ایک نمبر 98 اور ایک نمبر 99- انہوں نے کہا اے ہمارے باپ ہمارے لئے استغفار کر' ہمارے گناہوں سے توبہ کے لئے دعا کر اور استغفار سے کام لے ہم اقراری مجرم ہیں' یقیناً ہم ہی تھے جو خطاکار تھے- انہوں نے کہا میں ضرور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کروں گا- یقیناً وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے-

اب سورۃ ابراہیم کی دو آیات ہیں نمبر 36 اور نمبر 37- یاد کرو جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے رب اس شہر کو امن کی جگہ بنادے- اس وقت وہاں کوئی شہر آباد نہیں ہوا تھا اور اس کو ایک شہر کی شکل دے دے- پھر جب وہ آباد کردیا گیا تو کہا اے میرے رب اس شہر کو امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں-

اب دیکھیں کتنی بدقسمتی ہے کہ اسی مکہ میں' اسی شہر میں' اسی خانہ کعبہ میں اس کثرت سے

بت رکھ دیئے گئے تھے کہ سال کے جتنے دن ہیں اتنے ہی وہاں بت ہوا کرتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کی پناہ کے سوا بت نکلا نہیں کرتے' نکال کر باہر بھی کر دئے جائیں اور ابراہیم جیسے جری بت شکن بھی اس کو نکال کر پھینک دیں تب بھی دشمن یعنی شیطان ان کو پھر دوبارہ وہاں آباد کر دیا کرتا ہے۔ پس یہی حال دلوں کا ہے۔ دلوں کے بت آپ کتنے توڑیں گے بار بار توڑتے چلے جائیں نت نئے بت اٹھتے چلے جائیں گے۔ یہ خیال کر لینا کہ ہم نے اپنے دلوں کے سارے بت توڑ دئے ہیں یہ صرف وہم ہے سوائے اس کے کہ دعا کرو اللہ سے کہ **اللہ تعالیٰ ہمارے بتوں کو' ہمارے نفس کے بتوں کو' ہماری انا کے بتوں کو' ہماری شہوات نفسانی کے بتوں کو پارہ پارہ کرتا چلا جائے اور جب بھی یہ سر اٹھائیں پھر دوبارہ ان بتوں کو توڑ دیا کر۔**

حضرت ابراہیم عرض کرتے ہیں اے میرے رب انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ بنا دیا ہے۔ پس جس نے میری پیروی کی وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی۔ اب جس نے نافرمانی کی حضرت ابراہیم کی۔ دیکھیں حضرت ابراہیم کا دل کتنا شفیق اور مہربان تھا۔ یہ نہیں فرمایا پھر ان کو عذاب دے دے بلکہ فرمایا تو تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جو میری نافرمانی بھی کریں گے ان پر بھی اپنی نظر کرم فرما۔ میں تجھ سے مانگتا ہوں۔ تو تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو ان میں سے بھی جن کو تو بخش سکے' بخشنا چاہے ان کو بخش دے اور بار بار رحم فرما۔

یہ چند آیات ہیں جو میں نے آج کے لئے چنی تھیں۔ اب چونکہ وقت زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے میں نے نسبتاً کم آیات آج کے لئے چنی ہیں اور اگلی دفعہ پھر یہ مضمون جاری رہے گا اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کونسی آیات آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی۔

میں ایک دو امور متفرق آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ **ڈاک کے ضمن میں دو امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں سب خطوط خود پڑھتا ہوں۔ یہ جو بار بار لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ ہمارے خطوط خلاصے بنا بنا کے پرائیویٹ سیکرٹری دیتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔** خلاصے آتے تو ضرور ہیں پاکستان سے اور بعض دفعہ جرمنی سے مگر وہ خلاصے بہت ہی واضح خلاصے ہوتے ہیں' ان میں کھلی کھلی بات بیان کی ہوتی ہے۔ یہ مطلب کی بات ہے اور یہ زائد بات ہے لیکن عجیب بات ہے کہ لوگ اس غرض سے کہ میں خود ان کے خط پڑھوں اور کھولوں وہ ان دعائیہ خطوط پر جو محض دعا کے لئے ہیں اوپر لکھتے ہیں پرسنل' پرائیویٹ' Confidential۔ اور اس کے علاوہ اس پر سیلو ٹیپ اس طرح چپکائی ہوئی ہوتی ہے کہ گویا کوئی ڈاکہ مارے گا بیچ میں سے اور میرے تک پہنچنے سے پہلے کھول نہ لے اور کل جو ڈاک میں نے دیکھی اس میں پرسنل' پرائیویٹ اور Confidential خطوط میں صرف دعا کے خطوط تھے۔ اب دعا تو کانفیڈنشل ہے مگر میرے لئے ہے لوگوں کے سامنے تو میں دعا نہیں کروں گا لیکن بعض دعائیں عام بھی ہوتی ہیں۔ اس کو پرائیویٹ سیکرٹری کی نظروں سے کس طرح آپ چھپا سکتے ہیں۔ یا ہمارے عملہ کی نظروں سے کس طرح چھپا سکتے ہیں۔ وہ ڈاک تو میں بہر حال پرائیویٹ سیکرٹری کو دوں گا۔ بعض خطوط کے جواب میں میں خود دستخط کرتا ہوں۔ اکثر خطوط کے جواب میں مجھ سے سن کر پرائیویٹ سیکرٹری دستخط کرتے ہیں کیونکہ میرے پاس بہت زیادہ دستخطوں کا وقت نہیں ہوتا لیکن اس میں چھپانے کی بات کوئی نہیں ہے۔ خدا کے لئے عقل سے کام لیں۔ اس قسم کی حرکتیں کریں گے تو پھر مجھے مجبوراً سارے خطوط پرائیویٹ سیکرٹری کو دے دینے پڑیں گے کہ خود ہی پڑھو اور خلاصے نکالو۔

اس کے علاوہ دوسری بات یہ کہنی ہے کہ ہومیو پیتھک نسخوں کی طلب دور بیٹھے لوگ کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان سے' ربوہ سے کہ ہمیں فلاں بیماری کا ہومیو پیتھک نسخہ بھیجیں۔ اب بعض دفعہ تو میں مجبوراً ہومیو پیتھک ڈیپارٹمنٹ کو کہتا ہوں کہ ان کو جواب دیں لیکن یہ ہے غلط بات۔ اتنی دور بیٹھے علاج ہو ہی نہیں سکتا۔ **ناممکن ہے کہ ہومیو پیتھک علاج پوری طرح گفتگو اور تحقیق کے بغیر کیا جا سکے۔ پس جو بھی ہومیو پیتھک علاج چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی ڈاکٹر کے پاس جائے اور اس کو اپنی ساری حقیقت بیان کر کے اس سے نسخہ لے۔**

اب ربوہ جیسے شہر میں اللہ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کی ڈسپنسری کے علاوہ اب ایک طاہر ہومیو ڈسپنسری چل پڑی ہے جس میں ہمہ وقت بعض ڈاکٹر اپنے آپ کو پیش کئے ہوئے ہیں اور اچھے قابل ہیں۔ میرے نسخے بھی ان کو ازبر ہیں اور اپنی ذات میں بھی اچھا فیصلہ کرنے کی توفیق ملتی ہے تو ان سے دوائی لیا کریں۔

اسی طرح لاہور میں بھی ہومیو پیتھس ہیں احمدی ہومیو پیتھ جو مفت علاج کریں گے پنڈی میں بھی ہیں' کراچی میں بھی ہیں تو ان سب کو موقع پر اپنا حال بیان کر کے اپنی تفصیل بتا کر ان سے علاج کروایا کریں۔ ہر بات مجھے نہ لکھا کریں کہ ہمیں یہ بیماری ہے اس لئے ہمارے لئے تم نسخہ اپنے ہاتھ سے تجویز کرو۔ اتنی دور بیٹھے میں نسخہ تجویز کر ہی نہیں سکتا' یہ عقل کے خلاف بات ہے۔ کیسے میں مریض کو جس کو جانتا بھی نہیں اس کے حالات کو نہیں جانتا' اس کی تفصیلی تحقیقات نہیں کیوں نسخہ دے سکتا ہوں۔

تو اس معاملہ میں بھی میری مدد فرمائیں اور ہومیو پیتھی نسخہ کی بجائے بیماری کے لئے جو اصل بات ہے' دعا' ان کے لئے باقاعدگی سے کرتا ہوں لازماً۔ **ایک بھی نماز تہجد کی ایسی نہیں جس میں ان سب کے لئے میں یہ دعا نہ کرتا ہوں کہ اے اللہ ان کو شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرما اور کوئی بھی ایسا حصہ بیماری کا باقی نہ رہے جو تکلیف دہ حصہ باقی بچ جائے۔** یہ تو التجا ہے پھر بھی بعض دفعہ بعضوں کے حق میں تقدیر ظاہر ہو چکی ہوتی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔ تو بار بار اصرار کے نتیجے میں تو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اس کا ایک فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ مثلاً کینسر کے مریض ہیں اب وہ لکھتے ہیں بار بار دعا کے لئے میں دعا بھی کرتا ہوں۔ بعض کینسر کے مریض کو خدا تعالیٰ بغیر وجہ کے ہی ٹھیک کر دیتا ہے یہ اس کی اپنی مرضی ہے اور بعض ایسے ہیں جو ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ ان کی تقدیر ظاہر ہو چکی ہوتی ہے اور بہر حال انہوں نے اپنے رب کے حضور لوٹنا ہے تو ان کے لئے تو میں صرف یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ اگر تیرے نزدیک وقت معین آ چکا ہے' اگر انہوں نے اب تیرے حضور پہنچنا ہی ہے تو پھر آرام سے ان کی جان نکال اور پیار اور محبت اور شفقت کے ساتھ ان سے سلوک فرما۔ تو آپ بھی اپنے مریضوں کے لئے یہی دعا کیا کریں۔ اب میں امید رکھتا ہوں کہ ان دو نصیحتوں کو بھی آپ لوگ اچھی طرح یاد رکھیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 22 جون 2001ء)

مرادیں لُوٹ لیں دیوانگی نے
نہ دیکھی کامیابی آگہی نے
مری جانب یونہی دیکھا کسی نے
نظر آنے لگے ہر جا دفینے
مزاج یار کو برہم کیا ہے
مری الفت مری دلبستگی نے
زمین و آسماں کی بادشاہت
عطا کی مجھ کو تیری بندگی نے
جدائی کا خیال آیا جو دل میں
لگے آنے پسینوں پر پسینے

(کلام محمود)

حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

محترمہ نسیم ذکاء اے ملک صاحبہ

میرے دادا جان حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب خدا تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرے حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں- آپ کا تعلق جہلم کے ایک ہندو گھرانے سے تھا- آپ کا نام ہری چند ولد لچپت رائے تھا- جہلم سے کشمیر میں آپ کا بہت آنا جانا تھا- جہاں آپ کی ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے ہوئی- جو اس وقت راجہ کشمیر کے حکیم تھے-

آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ذریعے سے احمدیت میں شامل ہوئے- آپ کا دینی نام شیخ عطاء اللہ رکھا گیا- حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے آپ کو اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا- آپ جب بھی قادیان جاتے- ان کے ہاں ہی ٹھہرتے-

آپ بہت عبادت گزار، صابر اور احمدیت کے جانثار مرد مجاہد تھے- نماز تہجد آخر عمر تک پڑھتے رہے احمدیت قبول کرنے کے بعد جب آپ گھر سے نکالے گئے تو کافی عرصہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس قادیان میں رہنے کا موقع ملا- اس طرح لمبا عرصہ آپ حضرت مسیح موعود کے نزدیک رہے- آپ حضرت مسیح موعود کے بارے میں تحریر کرتے ہیں-

"میں نے 1894ء میں حضور کی بیعت کی تھی حضور انور شام سے لے کر عشاء کی نماز تک بیت مبارک میں نشست رکھتے تھے- اور وہاں سب کے ہمراہ کھانا بھی تناول فرماتے تھے- پیشتر ازیں آپ اندر جا کر کھاتے تھے مگر ڈاکٹر عبدالحکیم نے اعتراض کیا کہ ہم لوگوں کو باہر آلو اور دال وغیرہ ملتے ہیں اور آپ اندر خدا جانے کیا کھاتے ہیں- اس پر حضور انور اور خلیفہ اول اور دیگر سب مل کر ایک جماعت کے ساتھ آنگن میں کھانا کھاتے تھے- آپ حضور بڑی مشکل سے ایک روٹی کا چوتھا حصہ یا کم کھاتے- روٹی توڑ کر چھوٹا سا ٹکڑا دست مبارک میں رکھ لیتے اور آہستہ آہستہ کھاتے رہتے- اور بہت تھوڑا کھاتے ہر جمعہ کو پلاؤ ملتا تھا- آپ وہ بھی بہت تھوڑا تناول فرماتے- جو بات کرتے ہنس کر کرتے- ہر وقت آپ کا چہرہ بشاش رہتا- میں جتنا عرصہ وہاں رہا- حضور کو مغموم نہ دیکھا- میں تبرکاً کئی بار آپ کے پاؤں اور جسم مبارک کو دبایا کرتا تھا- آپ نے کبھی اوپر چشم کر کے مجھے نہیں دیکھا تھا کہ دبانے والا کون ہے- ایک روز میں فخر الدین ملتانی کی دوکان میں کھڑا تھا کہ حضور انور نے بیت مبارک سے مجھے عطاء اللہ کے نام سے آواز دی کہ چٹھی لیٹر بکس میں ڈال دیں- تو میں بہت حیران ہوا کہ میرا نام حضور کو یاد ہے- آپ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی قوت قدسی اس قدر زبردست تھی کہ ہر ایک آپ کا عاشق صادق اور آپ پر جان نثار کرنے کو تیار رہتا تھا-"

دادا جان نے جب احمدیت قبول کی- اس وقت ان کی عمر 16 سال تھی- میری دادی جان کے والد صاحب بھی ہندو سے احمدی ہوئے تھے- اور ان کی خواہش تھی کہ میری بیٹی کی شادی کسی نو احمدی سے ہو- اس طرح دادی جان کی شادی دادا جان سے ہوئی- خدا تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹے اور چار بیٹیاں دیں- ایک بیٹا بچپن میں وفات پا گیا- باقی تین بیٹے میرے والد صاحب شیخ عنایت اللہ اور چچا شیخ عبیداللہ اور شیخ شریف اللہ تھے- میری چاروں پھوپھوجن کے نام امۃ الرشید، امۃ الحفیظ، امۃ القدیر اور امۃ النصیر ہیں- سب بچے وفات پا چکے ہیں- سوائے پھوپھو امۃ النصیر کے جو کینیڈا میں مقیم ہیں- خدا تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے اور صحت والی زندگی عطا کرے- میرے دادا جان کی موجودہ نسل جو کہ تیسری نسل ہے کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے 211 ہے اس میں پوتے پوتیاں پڑپوتے پڑپوتیاں اور نواسے نواسیاں- پڑنواسے اور پڑنواسیاں شامل ہیں- خدا تعالیٰ [illegible] ان سب کو نیک راہوں پر چلائے- [illegible] دادا جان نے کی تھی اور دن رات تڑپ تڑپ [illegible] کے لئے دعائیں کی تھیں-

دادا جان کو اکثر سچے خواب آتے تھے- بہت دعا گو تھے- اکثر لوگ دعاؤں کے لئے خط لکھتے تھے- آپ باقاعدہ ان کے لئے دعا کرتے اور دعا کرنے کے بعد جو خواب آتی- ان کو تحریر کرتے- آپ نے اپنے بارے میں ایک خواب لکھا ہے کہ "بیعت کرنے کے کچھ عرصہ بعد میں ٹیلی گراف میں نوکر ہو گیا مجھے سخت تپ دق ہو گئی- اور میں رخصت لے کر قادیان چلا گیا- کیونکہ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا گھر تھا- آپ نے میرا علاج کیا- آپ صبح کھچڑی اور اس کے بعد ایک انڈہ کھلا کر دوائی کھلاتے تھے- منہ کا ذائقہ خراب ہو گیا- میں نے اماں جی والدہ عبدالسلام کو عرض کی کہ میری زبان کا ذائقہ خراب ہو گیا ہے- اگر کچھ شوربہ یا نمک والی چیز ہو تو ذائقہ درست ہو جائے گا- آپ نے فرمایا مولوی صاحب ناراض ہوں گے- مگر آپ نے کپڑے سے چھان کر تھوڑا سا پلا دیا- صبح کے وقت جب خلیفہ اول نے نبض دیکھی تو فرمایا رات کو کیا کھایا تھا- نبض بہت تیز چل رہی ہے- پھر آپ درس کو چھوڑ کر دوڑے دوڑے گھر گئے- اور دریافت کیا کہ رات کو عطاء اللہ کو کیا کھلایا تھا- انہوں نے کہا کہ کھانا کھانے کے بعد اس نے تھوڑا سا شوربہ پیا تھا- آپ ان پر بھی ناراض ہوئے اور میرے پر بھی- آپ نے حضرت مسیح موعود کو بتا دیا- کہ اس کو اپنی صحت کا کچھ خیال نہیں- بہت سخت تپ دق ہے- میں اکثر بباعث بیماری بہت کمزور رہتا- میری رخصت ختم ہو گئی- مولوی صاحب کو میری صحت کا بہت خیال تھا- بہت سی ادویات بنا کر دیں کہ دوائی استعمال کریں اور دعائیں کریں- میں بھی انشاء اللہ کروں گا- میں حضور انور حضرت مسیح موعود کے پاس گیا کہ میرے لئے دعا کریں صحت خراب ہے- فرمایا دعا کی جائے گی- آپ بھی نماز میں دعا کریں- جب میں راولپنڈی پہنچا تو رات ڈیڑھ بجے ایک رؤیا ہوئی جو کہ غیر زبان میں تھی میں سمجھ نہ سکا دعا کی کہ اے اللہ میں اس کو سمجھ نہیں سکا پھر سو گیا کہ اڑھائی بجے کے قریب بلند آواز سے آواز آئی- Health Health Health صحت ہو گئی- پھر میں بیس پچیس سال تک کسی درد سے بھی کبھی بیمار نہیں ہوا- اللہ تعالیٰ کی نصرت سے کچھ ایسے سامان پیدا ہوئے کہ اولاد ہونا شروع ہو گئی- اللہ تعالیٰ نے لڑکے اور لڑکیاں دیں یہ سب حضرت اقدس کی دعاؤں اور فیض روحانی سے حاصل ہوئی- حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب نہایت خاموش طبع نیک دل اور خوش مزاج انسان تھے- بچوں کی بہترین تربیت کی- اس کی مثال آپ کا وہ خط ہے جو آپ نے اپنی بیٹی امۃ القدیر کو شادی کے بعد لکھا- اس میں آپ تحریر کرتے ہیں-

"نور چشمی عزیزہ امۃ القدیر ...... ہمارے پاس اب تک تم بطور امانت تھی دراصل اب تم اپنے گھر جا رہی ہو...... وہاں کوئی ایسی بات نہ کرنا جس سے تمہارے سسرال والوں کے دلوں پر میل اور نفرت پیدا ہو- اور ہمارے لئے باعث بدنامی ہو- جاتے ہی اپنی نیکی اور سعادت مندی سے ان سب لوگوں کے دلوں میں گھر کر لینا یعنی ہمیشہ بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے پیار و محبت کرنا- ساس نندوں کا ادب ملحوظ خاطر رکھنا-

اکثر عورتوں میں یہ بڑا عیب پایا جاتا ہے کہ وہ ساس نندوں کی ذرا ذرا سی بات کو اپنے خاوندوں سے کہہ دیا کرتی ہیں- بلکہ اس میں اپنی طرف سے کچھ مصالحہ اور حاشیہ چڑھا کر چغل خوری کر دیتی ہیں- جس سے گھر میں بڑی لڑائی اور فساد شروع ہو جاتا ہے- پس خبردار تم ایسی مذموم اور معیوب باتوں سے بچی رہنا...... جو بات جہاں سنو وہاں چھوڑ دینا- ورنہ تجھے کوئی شخص پاس تک نہ پھٹکنے دے گا بلکہ شکل تک دیکھنے سے بیزار ہو گا اور نفرت کرے گا- یاد رکھنا ہمیشہ آہستہ اور نرم آواز اور شیریں کلامی کو کام میں لانا- کیونکہ بلند اور ترش آواز سے بولنا شریفوں کا طریقہ نہیں ہے- اور اس بات کا ضرور خیال رکھنا کہ جس کے ساتھ تمہارا پلہ باندھ دیا ہے- اس کی خدمت کرنے میں کبھی فروگذاشت نہ کرنا اگر اس کی اطاعت اور خدمت گزاری میں ذرا سی بھی کمی ہوئی تو سمجھ لینا کہ دین و دنیا میں کہیں ٹھکانہ نہ ملے گا- وہ تمہارا مجازی خدا ہے اس کا حکم ماننا تمہارا خاص فرض ہے.......... اپنے محبوب حقیقی خدا کو ہرگز نہ بھولنا.......... ہمسایوں سے ہمیشہ خوش اسلوبی اور شیریں کلام سے برتاؤ کرنا- بعض دوست نما دشمن بھی ہوتے ہیں- جو آپس میں لڑا کر تماشہ دیکھا کرتے ہیں- ان کے پاس نہ بیٹھنا- مصیبت کے وقت ہرگز نہ گھبرانا بلکہ خدا سے دعا مانگنی چاہئے جو سب کا رازق اور حاجت روا ہے اور جب ضرورت پڑے کسی انسان سے نہ مانگنا- بلکہ اپنی حاجتوں کو اپنے حاجت روا خدا کے آگے پیش کرنا اور کوئی ایسی بیہودہ بات نہ کرنا کہ ہماری عزت پر حرف آئے کہ شرمندگی اور ندامت سے سر جھکانا پڑے- پھلو پھولو- اپنے شوہر کے لئے فخر کا باعث ہو اور قوم کی سچی خادمہ ہو- آمین یا رب العالمین"

دادا جان کے خط سے میں نے چند ایک باتیں لکھی ہیں- شائد کسی کے لئے رہنمائی کا باعث بن جائیں اور اس پر عمل کر کے ایک جنت نظیر زندگی گزار سکے- خدا کرے ایسا ہی ہو-

وفات

آپ نے 1951ء میں 89 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پائی- آپ نے اپنے متعلق 1922ء کو خواب دیکھی جو کہ انہوں نے اپنی یادداشتوں میں درج کی ہے- آپ نے لکھا ہے کہ "10 اکتوبر 1922ء کو منگل صبح 40-4 پر خواب دیکھی- خواب میں مجھے قبروں کے نمونے دکھائے گئے جس پر بیل سبز ایسے لگی ہوئی دکھائی گئی جیسے بیل زمین پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے اور ایک کتاب رجسٹر دکھایا گیا- جس کے اوپر سے ورق کٹے ہوئے دیکھے گئے- جن پر عمر لگی ہوئی تھی- جس سے معلوم ہوا کہ میری بقایا عمر 28 سال ہے اور میری بیوی کی 20 سال اور بقایا ہے اور نذیر اللہ لڑکے کی قبر دکھائی گئی اور عمر ندارد- یعنی اس رجسٹر پر کوئی عمر تحریر نہ تھی- آخر بموجب ارشاد خلیفۃ المسیح صدقہ دیا گیا- مگر فوت ہو گیا کیونکہ رجسٹر پر اس کی کوئی عمر نہ تھی-

چنانچہ اس طرح آپ 1951ء میں فوت ہوئے اور میری دادی جان ان کے پورے 20 سال بعد وفات پا گئیں- اور میرے چچا نذیر اللہ بچپن میں ہی فوت ہو گئے-

کیسی کیسی عظیم ہستیاں تھیں جو اس دنیا سے رخصت ہوئیں- آج انکی وفات کو لمبا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اب بھی ان کی شخصیت کے مختلف روپ میری آنکھوں کے سامنے ہیں- ہر ایک سے پیار و محبت سے بات کرنا اور ذکر الٰہی کرتے رہنا ان کی زندگی کا شیوہ تھا نہایت پیار کرنے والی اور دعائیں کرنے والی ہستی تھیں تمام بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے- خدا تعالیٰ دادا جان کے درجات بلند کرے اور ان کی دعاؤں اور نیکیوں کا ہم لوگوں کو وارث بنائے- اور جماعت کے لئے وہی تڑپ اور محبت پیدا کرے جو میرے دادا جان مرحوم میں تھی- اے خدا تو ایسا ہی کر-

نوٹ اس مضمون میں جو اقتباس میں نے نقل کئے ہیں- ان کی یادداشتیں ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی میرے پاس موجود ہیں- ان میں سے ہی لئے ہیں-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم نسیم احمد خالد ابن مکرم راجہ عبدالعزیز صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بڑے بھائی مکرم محمد اقبال شاہد صاحب میرپور آزاد کشمیر سخت بیمار ہیں اور میرپور ہسپتال میں داخل ہیں- احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے- آمین-

مکرم محمد شریف صاحب دارالعلوم شرقی کی والدہ صاحبہ چند ہفتوں سے بہت بیمار ہیں-

- مکرم حاجی مقبول احمد صاحب آف شہداد پور سندھ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم صوفی غلام رسول صاحب صدر جماعت احمدیہ شہداد پور ضلع سانگھڑ بعارضہ قلب بیمار ہیں- راجپوت ہسپتال حیدر آباد میں زیر علاج ہیں-

- محترمہ امتہ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم میاں صلاح الدین صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل انجائنا کے عارضہ میں مبتلا ہیں-

مکرم محمد سلیمان صاحب ابن میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی (مرحوم) ٹانگ میں فریکچر کی وجہ سے صاحب فراش ہیں-

احباب سے درخواست ہے کہ ان سب کی شفایابی کے لئے دعا کریں-

درستی

30 جولائی 2001ء کے شمارہ میں محترم شیر محمد صاحب خادم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے پسماندگان کی تفصیل میں درج ذیل درستی کر لی جائے-

ان کی اہلیہ کا نام امتہ الغفور صاحبہ ہے ان کی بیٹی محترمہ امتہ البصور صاحبہ محترم شیخ منیر احمد جاوید صاحب کی اہلیہ ہیں اور ایک بیٹی جن کا نام درج ہونے سے رہ گیا تھا وہ محترمہ امتہ الرفیق صاحبہ مکرم (ہومیو) ڈاکٹر یعقوب احمد ساجد صاحب لاہور کی اہلیہ ہیں-

(نوٹ :- مکرم شیر محمد صاحب کی اہلیہ محترمہ اور ان کے بیٹے مکرم خیر محمد پاشا صاحب جنازہ لے کر ربوہ آئے تھے ان کا ایڈریس یہ ہے- مکان نمبر 32/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون نمبر 211518)

بقیہ صفحہ 1

جس کے بعد آپ کے عزیز فوری طور پر آپ کو ہسپتال لے گئے لیکن زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے محترم شیخ صاحب وقوعہ کے ایک گھنٹہ بعد اپنے مولا کو پیارے ہو گئے-

جنازہ اور تدفین

29- جولائی بروز اتوار بیت الفضل فیصل آباد میں احباب جماعت کی کثیر تعداد نے نماز جنازہ ادا کی- بعد ازاں آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا-

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے ساڑھے چھ بجے شام دارالضیافت کے سامنے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی- جنازہ اور تدفین میں اہل ربوہ اور دیگر علاقوں کے علاوہ فیصل آباد کے احباب بھی بکثرت شامل ہوئے-

پسماندگان

آپ نے بیوہ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ کے علاوہ ایک بیٹا محترم شیخ سلیم احمد صاحب نائب زعیم اعلیٰ انصار اللہ حلقہ دارالذکر فیصل آباد (سابق قائد ضلع و علاقہ فیصل آباد) اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں- ان کے علاوہ ایک بیٹی وفات پا چکی ہیں-

آپ کی بیٹیوں کی تفصیل یہ ہے

1- محترمہ بشریٰ رزاق صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالرزاق صاحب لاہور

2- محترمہ نصرت صادق صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالصادق صاحب فیصل آباد

3- محترمہ رضیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد احمد صاحب کراچی

4- محترمہ فردوس افضال صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد افضال صاحب لاہور (وفات یافتہ)

5- محترمہ بلقیس اعجاز صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد شاکر صاحب آف بدوملہی

آپ کے بیٹے محترم شیخ سلیم احمد صاحب ان دنوں اپنے ذاتی کام کے سلسلے میں جرمنی میں مقیم تھے- جونہی انہوں نے اپنے والد کی راہ مولیٰ میں قربان ہونے کی خبر سنی فوراً پاکستان پہنچ گئے اور جنازہ میں شرکت کی-

حالات زندگی

محترم شیخ نذیر احمد صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے آپ کے والد صاحب کا نام محترم شیخ فتح محمد صاحب تھا' آپ کے دادا محترم شیخ دوست محمد صاحب اور نانا محترم شیخ غلام رسول صاحب کو 1902ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی-

محترم شیخ صاحب نے قلعہ کالروالہ میں کاروبار کا آغاز کیا- یہاں آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت دین بجالانے کی توفیق حاصل ہوئی-

1966ء میں قلعہ کالزوالہ سے فیصل آباد منتقل ہو گئے- جہاں 20 سال تک بطور سیکرٹری مال خدمت دین بجالانے کی سعادت پائی-

آپ اپنے حلقہ کی ہر دلعزیز شخصیت تھے ہر فرد سے بہت چاہت اور محبت سے ملتے' آپ کا ہر شخص سے ذاتی تعلق تھا- بیمار پرسی کرتے اور حاجت مندوں کی ضروریات پوری فرماتے' آپ عبادت گزار' دعا گو' ملنسار اور غرباء کے ہمدرد تھے- بکثرت صدقہ و خیرات دیا کرتے تھے- مہمان نوازی اور خلافت سے وابستگی جیسے اوصاف کے مالک تھے-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے محترم شیخ صاحب کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹتے ہوئے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے- ان کی اہلیہ' اولاد اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے- (آمین)

بقیہ صفحہ 1

تو وہی ہیں جو زمین میں سکینت' وقار اور تواضع کی چال چلتے ہیں' اگر جاہل ان سے الجھیں تو ان سے ایسا سلوک کرتے ہیں جس میں نہ بدی اور ایذاء ہو اور نہ جہالت و نادانی- حضور انور نے فرمایا رحمانیت کے لفظ کے اندر اس ترتیب کی رو سے ایک وقار کا معنی پایا جاتا ہے- یعنی رحمٰن کے بندے ہو کر وہ جانتے ہیں کہ رحمٰن کے بندے ہیں' وہ اکڑ کر اور تکبر سے نہیں چلتے بلکہ وہ بڑی عاجزی کے ساتھ زمین میں قدم اٹھاتے ہیں-

سورۃ الشعراء کی آیت 6 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد حضور نے فرمایا- اس تعلق میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں- رحمٰن مطلق جیسا کہ جسم کی غذا اس کے وقت پر عطا فرماتا ہے ایسا ہی وہ اپنی رحمت کاملہ کے تقاضا سے روحانی غذا بھی ضرورت حقہ کے وقت مہیا کر دیتا ہے- حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود یہاں الرحمٰن علم القرآن کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں یعنی رحمٰن وہ ہے جس نے بندوں کو اس دنیا کی تمام ضرورتیں ان کی پیدائش سے پہلے ہی مہیا کر دی ہیں مگر وہ ضرورتیں اس وقت ظاہر کرتا ہے جب وہ اس قابل ہو جائیں جب ان سے فائدہ اٹھا سکیں- فرمایا اس کی مثالیں تیل اور کوئلہ وغیرہ کی دریافتیں ہیں- یعنی یہ ساری چیزیں عین ضرورت کے وقت دریافت ہوئیں' حالانکہ وہ ہمیشہ سے موجود تھیں' یہ بھی رحمانیت کا ایک خاص فعل ہے کہ وہ اس وقت چیزیں دکھاتا ہے جب دیکھنے والا ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے-

خطبہ کے آخر پر حضور نے صفت رحمانیت سے متعلق حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات احباب کے سامنے رکھے- 1900ء کو الہام ہوا' تو طیب ہے اور رحمٰن خدا کا مقبول ہے- یکم جنوری 1903ء کا الہام ہے' خدا جو رحمٰن ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا- فرمایا یہ الہام حضرت مسیح موعود کو بار بار ہوا' میں خدائے رحمٰن کی طرف سے امیر بنایا گیا ہوں پس تم سب میرے پاس آجاؤ- اور میری اطاعت کرو

بقیہ صفحہ 1

سے رات 10-00 بجے تک کھلا رہتا ہے-

ہمارے فون نمبر 212630-212281-04524 ہیں-

ایشیا سیٹ 2 پر ایم ٹی اے کی نشریات 6 فٹ اور آٹھ فٹ جالی کی ڈش پر بالکل صاف Solid نظر آتی ہیں- جن احباب نے اپنی ڈش کی LNB سے اپنے ہمسایوں یا دوستوں کو کنکشن دیئے ہوئے ہیں اگر وہ C Band LNB استعمال کر رہے ہیں جس پر Polarizer نہیں لگا ہوا تو وہ بدستور کنکشن دے سکتے ہیں جبکہ ڈیجیٹل یا F-LNB استعمال کرنے والے احباب ڈیجیٹل ریسیور سے ایسا کنکشن نہ دے سکیں گے-

اس بارے میں اگر مزید کوئی بات جاننا چاہتے ہوں تو براہ کرم بلا جھجک ایم ٹی اے پاکستان کے دفتر سے اوپر دیئے گئے فون نمبر پر رابطہ کریں-

(سید عبدالحیٔ ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

دلہن جیولرز
نیو صادق بازار رحیم یار خان
پروپرائٹر: نصیر احمد فون رہائش 72652
فون دکان 74-77655-75477-0731

خبریں

ربوہ: 30 جولائی گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 22 زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ
☆ منگل 31 جولائی- غروب آفتاب: 7-08
☆ بدھ یکم اگست- طلوع فجر: 3-49
☆ بدھ یکم جمعرات- طلوع آفتاب: 5-21

واجپائی نے دورہ پاکستان کی دعوت قبول کر لی- بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ مزید مذاکرات کے لئے انہوں نے پاکستانی صدر جنرل مشرف کی دورہ کی دعوت قبول کر لی ہے- اخباری نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ دورے کے وقت اور جگہ کا تعین کرنا ابھی باقی ہے- وہ اڑیسہ میں سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کر رہے تھے-

صدیق کانجو اور اسلم جوئیہ سپرد خاک- سابق وزیر مملکت برائے امور خارجہ اور ضلعی ناظم کے امیدوار صدیق خان کانجو اور سابق ایم پی اے تحصیل ناظم کے امیدوار میجر (ر) اسلم جوئیہ کو سپرد خاک کر دیا گیا- صدیق کانجو کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں علی پور کانجو میں اور اسلم جوئیہ کی نماز جنازہ کہروڑپکا میں ادا کی گئی- لودھراں میں مکمل ہڑتال رہی- تمام کاروباری ادارے بند رہے-

ایران کا پاکستان وسطی ایشیا تک رسائی کے لئے انکار- ایران نے پاکستان کو وسطی ایشیا تک رسائی کے لئے راہداری کی سہولت دینے سے انکار کر دیا ہے سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ تہران میں ہونے والے مشترکہ وزراء کی کمیشن کے اجلاس میں پاکستان نے وسطی ایشیائی ریاستوں تک پاکستانی مال بردار گاڑیاں ایران سے گزارنے کے لئے راہداری کی درخواست کی تھی- ایرانی حکومت کا ردعمل تھا کہ پاکستانی گاڑیاں سامان لے کر ایران سے ہوتے ہوئے صرف وسط ایشیائی ریاستوں کی سرحد تک جاسکتی ہیں مگر انہیں اس سرحد کو عبور کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی-

صدر آزاد کشمیر بننے کے لئے میجر جنرل انور فوج سے مستعفی- وائس چیف آف جنرل سٹاف میجر جنرل سردار محمد انور خان آزاد جموں وکشمیر کے صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کے لئے فوج سے مستعفی ہو گئے ہیں اور ان کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا ہے-

اسامہ- کشمیر اور افغانستان- جنوبی ایشیا کے بارے میں امریکہ کی نائب وزیر خارجہ کرسٹینا روکا پاکستان کے دورے پر اسلام آباد پہنچ گئیں وہ ان دنوں برصغیر کے ملکوں دورہ پر ہیں- اس سے قبل وہ بھارت اور نیپال کا دورہ کر چکی ہیں- امریکی نائب وزیر خارجہ صدر مشرف اور وزیر خارجہ عبدالستار سے آج ملاقات کریں گی- آگرہ مذاکرات کے بعد ان کا یہ دورہ اہمیت اختیار کر گیا ہے-

مسجد اقصیٰ کے قریب یہودی مسجد بنانے کی کوشش ناکام- یروشلم میں ایک یہودی گروہ کو حرم شریف کے باہر ایک علامتی سن بنیاد رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی- بی بی سی کے مطابق یہ گروہ چار ٹن سے زائد وزنی پتھر کو شہر میں لا کر مسجد اقصیٰ کے احاطہ سے باہر رکھنا چاہتا تھا- پولیس نے اس گروہ کو شہر کے باہر روک دیا- یہ گروہ تیسری یہودی عبادت گاہ کی بنیاد رکھنے کے لئے نشانی کے طور پر پتھر رکھنا چاہتا تھا-

فرنٹیئر کور کے 2 افسر اور واپڈا اہلکار اغواء- سوئی کے علاقے میں فرنٹیئر کور بلوچستان کے دو افسروں کو واپڈا اہلکار سمیت اغواء کر لیا گیا- سوئی کے اسسٹنٹ کمشنر نے اغوا کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ واپڈا اہلکار اور فرنٹیئر کور کے دو افسر سادہ کپڑوں میں بگتی بازار میں گھوم رہے تھے- جب چاکر خان کے ساتھیوں نے اچانک انہیں زبردستی اٹھا لیا اور سندھ کی جانب نامعلوم مقام کی طرف لے گئے- انہوں نے بتایا کہ چاکر خان متعدد جرائم میں ملوث ہے اور پولیس کو مطلوب ہے-

میزائیل ڈیفنس میں شرکت سے توبہ- برطانوی فوج نے امریکہ کے مجوزہ میزائیل دفاعی نظام کے منصوبے پر کا اظہار خیال کرتے ہوئے اس ٹیکنالوجی کو ناقابل عمل قرار دیا ہے- برطانیہ کے چیف آف ڈیفنس ایڈمرل سر مچل ابوائسی نے امریکی دفاعی ڈھال میں شمولیت سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ یہ برطانیہ کے لئے انتہائی مہنگا ثابت ہوگا- اور اس معاملہ میں پڑنے سے دیگر دفاعی اخراجات متاثر ہو سکتے ہیں-

ضروری اعلان

جو قارئین ہاکرز کے ذریعہ الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بل ماہ جولائی 2001ء مبلغ =/78 روپے بنتا ہے- براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں-

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سیکرٹریان / والدین / واقفین نو متوجہ ہوں

☆ موسم برسات کی شجر کاری

واقفین نو بچوں اور بچیوں سے درخواست ہے کہ موسم برسات کی شجر کاری مہم میں حصہ لیتے ہوئے اپنے ماحول کو خوبصورت بنانے کے لئے کم از کم ایک ایک پھل دار اور پھولدار پودا ضرور لگائیں اور پھر اس کی مناسب دیکھ بھال بھی کریں-

(وکالت وقف نو)

بفضل خدا کامیاب سستا جرمن ادویات سے علاج- فون یا خط کے ذریعہ سے بھی مشورہ کر سکتے ہیں- نیز بارعایت ہومیو پیتھک بکس بریف کیس دستیاب ہیں- قائم کردہ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی (مرحوم)
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور اقصیٰ چوک ربوہ
☆ فون 213698 ☆ گھر 211186 ☆

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈ شیڈنگ سے نجات پائیں- اپنا کمپیوٹر- ٹی وی- ویڈیو گیم- ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں-
32 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز
سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

Screen Printing & Designing
Nameplates, Stickers, Shields,
Computer signs, Giveaways
3D Hologram Stickers etc.
GRAPHIC SIGNS
129-C Rehmanpura, Lhr.PH:7590106,
Email:qaddan@brain.net.pk

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

فون: 646082
639813
جدید زیورات کا مرکز
مراد جیولرز
نزد مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار فیصل آباد
ریل بازار فیصل آباد

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

DILAWAR RADIO
Deals in: * Car stereo pioneer
*sony Hi-Fi, *Kenwood power
Amp + Woofer , *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 -Hall Road, Lahore
☎ 7352212,7352790

معروف قابل اعتماد نام لبشیرز
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان وتائیوان
بانی سنز Bani Sons
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ ہر چنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا- میاں عباس علی- میاں ریاض احمد- میاں تنویر اسلم

خورشید ہیئر آئل
بہترین ہیئر ٹانک
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون 211538

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61